320

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ | ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ عـہ
ششماہی ۸ہ
سہ ماہی ۳/۱۲

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ | قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵	مورخہ ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ	یوم جمعہ	مطابق ۵ مارچ ۱۹۳۷ء	نمبر ۵۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ مارچ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ دردِ نقرس کی تکلیف سے اب حضور کو افاقہ ہے

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے:۔

آج لجنہ اماء اللہ کے زیرِ انتظام محلہ دار الانوار میں چھوٹے بچوں کے لئے ایک پرائمری سکول کا جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے بحیثیت قائم مقام ناظر تعلیم و تربیت افتتاح فرمایا۔ اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے اس موقعہ پر تقریر کی:۔

جناب مرزا عبد الغنی صاحب معاون ناظر بیت المال کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے:۔

آج بعد نماز مغرب سید غلام غوث صاحب پنشنر نے اپنے لڑکے سید احمد صاحب کی دعوت ولیمہ دی جس میں پانچ صد اصحاب کو مدعو کیا گیا۔ کھانا نئے مہمانخانہ میں کھلایا گیا۔ یتامیٰ اور غرباء کو خاص

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِنسان کی گریہ وزاری دیکھکر خُدا اپنے وعید کو بدل دیتا ہے

"کیسے نادان وُہ لوگ ہیں جن کا یہ مذہب ہے۔ کہ خدا اپنے ارادوں کو بدلا نہیں سکتا۔ اور وعید یعنی عذاب کی پیشگوئی کو ٹال نہیں سکتا۔ مگر ہمارا یہ مذہب ہے۔ کہ وُہ ٹال سکتا ہے۔ اور ہمیشہ ٹالتا رہا ہے۔ اور ہمیشہ ٹالتا رہے گا۔ اور ہم ایسے خدا پر ایمان ہی نہیں لاتے۔ کہ جو بلا کو توبہ اور استغفار سے رد نہ کرسکے۔ اور تضرع کرنے والوں کے لئے اپنے ارادوں کو بدل نہ سکے۔ وُہ ہمیشہ بدلتا رہے گا۔ یہاں تک کہ پہلی آسمانی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ ایک بادشاہ کی صرف پندرہ دن کی عُمر رہ گئی تھی۔ خدا نے اس کی تضرع اور گریہ وزاری سے بجائے پندرہ دن کے پندرہ سال کر دیئے۔ یہی ہمارا ذاتی تجربہ ہے۔ ایک خوفناک پیشگوئی ہوتی ہے۔ اور دُعا سے ٹل جاتی ہے۔ پس اگر ان لوگوں کا فرضی خُدا ان باتوں پر قادر نہیں۔ تو ہم اس کو نہیں مانتے۔ ہم اس خدا کو مانتے ہیں جس کی صفت قرآن شریف میں یہ لکھی ہے۔ کہ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲ مارچ ۱۹۳۷ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب نے بذریعہ خطوط حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے ؎

۸۱	تاج الدین صاحب ضلع لاہور	۸۵	مسماۃ حسین بی بی صاحبہ ضلع سیالکوٹ
۸۲	محمد اشرف صاحب " گجرات	۸۶	برکت علی صاحب " "
۸۳	اللہ دتا صاحب " سیالکوٹ	۸۷	بشیر احمد صاحب " کرنال
۸۴	غلام حیدر صاحب " "		

قابل توجہ سیکرٹریان تعلیم وتربیت

بعض جماعتوں کی طرف سے رپورٹ فارموں کا مطالبہ اتنی تعداد میں ہوا ہے ۔ کہ یقیناً اس میں کوئی غلط فہمی ہے ۔ نظارت ہذا نے جو رپورٹ فارم طبع کرائے ہیں ۔ وہ ماہواری رپورٹ کے لئے ہیں ۔ گویا ایک فارم ایک ماہ کی رپورٹ کے لئے کافی ہے ۔ اس حساب سے ہر جماعت کو سال میں ۱۲ ۔ فارم کی ضرورت ہوگی ۔ نظارت ہذا نے اس وقت تک چھ چھ عدد فارم بعض جماعتوں کو بھجوائے ہیں جو چھ ماہ کی رپورٹ کے لئے کافی ہیں ۔ اگر رپورٹ زیادہ ہو ۔ تو فارم پر ہدایت موجود ہے ۔ کہ اس کی پشت پر تحریر کر دیں ۔ اور اگر پشت بھی ناکافی ہو ۔ تو فارم کے ساتھ دوسرا کاغذ لگایا جا سکتا ہے ۔ سیکرٹریان تعلیم وتربیت نوٹ فرمالیں

ناظر تعلیم وتربیت

قابل توجہ سیکرٹریان مال

جماعتوں کے سیکرٹریان مال صاحبان چندہ بھیجتے وقت موصیوں کے نام کیساتھ ان کا نمبر نہیں لکھتے ۔ جس کی وجہ سے دفتر کو نمبر تلاش کرنے میں بہت سا وقت لگ جاتا ہے ۔ اور پھر غلطی کا بھی امکان رہتا ہے ۔ اگر ہر نام کے ساتھ نمبر وصیت درج ہو تو پھر غلطی نہیں ہو سکتی اور دفتر کو بھی آسانی رہتی ہے ۔ پہلے بھی کئی بار اعلان کیا گیا کہ نمبر وصیت ضرور درج کیا کریں ۔ لیکن بعض سیکرٹری صاحبان چند دن اس کی تعمیل کرکے پھر نمبر دینا چھوڑ دیتے ہیں ۔ امید ہے ۔ کہ آئندہ اس کا خیال رکھیں گے ۔ بعض صاحبان لکھ دیتے ہیں ۔ کہ اہلیہ فلاں ۔ ہمارے پاس تو افراد کے نام درج ہیں ۔ جب تک نمبر درج نہ ہو تلاش کرنے میں بہت دقت ہوتی ہے ۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی

گجرات میں احمدی وکیل

یہ خبر نہایت مسرت اور خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ ملک عبدالرحمن صاحب خادم ۔ بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی ۔ نے گجرات میں وکالت کا کام شروع کر دیا ہے ۔ فی الحال ان کا دفتر محلہ حیاتاں میں ہوگا ۔ ضلع گجرات کے احباب کو فائدہ اٹھانا چاہیئے ۔

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلےٰ

کی طرف سے دائر کردہ استغاثہ

ایڈیٹر "مجاہد" اور چوہدری افضل حق وغیرہ پر

گورداسپور ۳ مارچ ۱۹۳۷ء آج پھر اس مقدمہ کی سماعت ہوئی ۔ جناب چوہدری صاحب کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور ہائیکورٹ ۔ اور جناب مرزا عبدالحق صاحب پلیڈر گورداسپور پیش ہوئے اور مدعا علیہم کی طرف سے لالہ پٹ ودی مل صاحب اور شریف حسین صاحب پلیڈر موجود تھے ۔ آج شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر ۔ مرزا مہتاب بیگ صاحب ایجنٹ اخبارات قادیان ۔ سردار امر سنگھ صاحب ساکن محمود پورہ آنریری مجسٹریٹ ۔ ذیلدار و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ ۔ اور حاجی عبدالقادر صاحب میونسپل کمشنر قصور کی شہادات ہوئیں ۔ اور مقدمہ آئندہ پیشی پر ملتوی ہوا ۔

درخواست دعا بذریعہ تار

جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں ۔ کہ ان کے چچا جناب سیٹھ ابراہیم صاحب سخت بیمار ہیں ۔ احباب ان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں ۔

مسٹر مظہر علی کے چیلنج کا کامریڈ محمد حسین امرتسری کیطرف سے جواب

"زمیندار" مورخہ ۴ مارچ میں حسب ذیل مضمون شائع ہوا ہے ۔

ایک اشتہار بہ عنوان "فیصلہ کی آسان راہ" میری نظر سے گزرا ۔ جو شائی پریس امرتسر سے مولوی مظہر علی جنرل سیکرٹری مجلس احرار ہند نے شائع کیا ہے ۔ اشتہار مذکور میں ان چٹھیوں کی تحقیقات کے متعلق جو میں نے مجلس احرار کی فریب کاریوں کے انکشاف کیلئے شائع کرائی تھیں مولانا ظفر علی خان اور دیگر مخالفین احرار کو چیلنج دیا گیا ہے ۔ کہ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد اور مفتی کفایت اللہ صاحب کی ثالثی کو انہوں نے منظور کرلیا ہے ۔ میں سخت افسوس کرتا ہوں ۔ کہ مولوی مظہر علی خواہ مخواہ مولانا ظفر علی خان اور دیگر حضرات کو مخاطب کرکے پبلک کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ چٹھیاں تو میں نے شائع کرائیں ۔ اور چیلنج مولانا ظفر علی خان صاحب کو دیا جا رہا ہے ۔

اگر مولوی مظہر علی میں جرأت ایمانی ہے ۔ تو میرے مقابلہ میں آئیں ۔ کیونکہ انکے خطوط کے متعلق تمام ذمہ داریاں مجھ پر عائد ہوتی ہیں ۔ اس معاملہ سے مولانا ظفر علی خان کا کیا تعلق ہے ۔ جو انہیں مخاطب کیا جاتا ہے ۔

میں آج اس تحریر کے ذریعہ آپکو پھر چیلنج کرتا ہوں ۔ کہ وہ میرے سابقہ بیانات کے مطابق ثالثوں اور سرکاری ماہر تحریرات سے فیصلہ کرائیں یا اپنے تدآدم اشتہار کے مطابق اپنے بیان پر قائم رہیں اور مجھ پر فوراً دعوےٰ دائر کر دیں ۔ تاکہ اس عدالت سے آپ کے خطوط کی حقیقت پر مہر تصدیق ثبت ہو جائے ۔ جسکے دامن میں پناہ لینے کا آپ اپنے اشتہار میں اعلان کر چکے ہیں ۔ آپکے خطوط چونکہ حقیقی اصل اور صحیح طور پر آپ کے لکھے ہوئے ہیں ۔ اس لئے میں اتمام حجت کیلئے آپکے اشتہاری اعلان کا خیر مقدم کرتا ہوں تاکہ اصلیت پوری طرح منظر عام پر آجائے ۔ لیکن مولانا ظفر علی خان صاحب یا کسی اور بزرگ پر حملہ کرنیکا مطلب معاملہ کو پیچیدگیوں میں ڈالنے کے سوا کوئی معنی نہیں رکھتا ۔ میں مولوی منظہر علی کے ان دوستوں سے بھی جو انکی حمایت میں اخبارات کے کالم ضائع کرتے رہتے ہیں مطالبہ کرتا ہوں کہ مولوی صاحب کو میدانِ عمل میں لائیں ۔ (محمد حسین ٹین ساز امرتسر)

321

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ

امانت فنڈ اور تحریکِ قرضہ

احمدی جماعتوں کا افسوسناک تساہل اور عدم توجہی

گزشتہ ماہ اکتوبر میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت کا جو غیر معمولی اجلاس منعقد فرمایا - اس کی غرض و غایت یہ تھی - کہ سلسلۂ عالیۂ احمدیہ کو جو مالی مشکلات درپیش ہیں - ان کے ازالہ کی کوشش کی جائے - تاکہ جماعت احمدیہ جس مقصد کو لے کر کھڑی ہوئی ہے اور جس کے لئے اس نے اس وقت تک نہایت شاندار اور بے مثال جانی - اور مالی قربانیاں پیش کی ہیں - اسے کوئی نقصان پہونچنا تو الگ رہا - اس کی ترقی کے رستہ میں کوئی روک اور بھی نہ پیدا ہو سکے - چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی راہ نمائی میں مسلسل تین دن نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ نے غور و خوض کیا - اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کے مشورہ کے بعد چند تجاویز ارشاد فرمائیں - جن پر اپنی اپنی جماعت سے عمل کرانے کا وعدہ کر کے نمائندگان قادیان سے رخصت ہوئے - مگر ہمیں یہ معلوم کر کے بے حد افسوس ہوا ہے کہ باوجود اس کے کہ نظارت بیت المال کئی بار مختلف رنگوں اور طریقوں سے احمدی جماعتوں کو ان تجاویز پر عمل کرنے کی تحریک کر چکی ہے - اس طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے - اور خاص کر ان تجاویز کو احباب جماعت نے بڑی حد تک نظر انداز کر رکھا ہے - جن کی طرف خصوصیت سے متوجہ ہونے کی ضرورت تھی - اور جو بنیادی حیثیت رکھتی تھیں ؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جن تجاویز کو اس لحاظ سے سب سے اہم قرار دیا - کہ پیش آمدہ مشکلات میں ان سے فوری فائدہ پہونچ سکتا ہے - ان میں سے ایک تو یہ ہے - کہ جن دوستوں نے مکانات بنانے کے لئے - یا بچوں کی تعلیم کے لئے - یا بیاہ شادیوں کے لئے - یا اور ضروری اغراض کے لئے کچھ روپیہ جمع کیا ہو - اور ابھی اس کے خرچ کرنے میں کچھ دیر ہو - وہ اپنا روپیہ امانت کے طور پر صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرا دیں - اور دوسری یہ کہ بطور قرض رقوم دی جائیں - امانت کے طور پر جمع کرانے اور قرض دینے میں یہ فرق رکھا گیا تھا - کہ امانت کی رقم تو جس وقت چاہیں واپس لے لیں - لیکن قرض کی رقم ایک معینہ مدت کے بعد لیں - حضور نے زیادہ زور امانت فنڈ پر دیا تھا - اور فرمایا تھا - سوائے تجارتی روپیہ کے اگر کسی کے پاس دس - بیس - سو - دو سو تک بھی جمع ہو - تو اس کے جمع کرانے میں کوئی حرج نہیں ہے - یہ روپے ایسے طور پر رکھے جائیں گے کہ جس وقت بھی مطالبہ کیا جائے - فوراً واپس دے دیئے جائیں - دوست اگر اس پر عمل کریں - تو ان کا کچھ بھی حرج نہیں ہوتا - لیکن انجمن کو فائدہ پہنچ سکتا ہے - لیکن اگر وہ اس کے لئے بھی تیار نہ ہوں - جس پر ان کا کچھ خرچ نہیں ہوتا - تو پھر ان کے بڑے بڑے دعووں کی کیا حقیقت باقی رہ جاتی ہے ؛

کس قدر افسوس کا مقام ہے - کہ جس امر کی طرف ان الفاظ کے ساتھ حضور نے توجہ دلائی تھی - وہ ابھی تک کامیابی سے بہت دور پڑا ہے کجا یہ کہ وہ فوری طور پر فائدہ بخش ثابت ہو سکتا - یہ ایک حقیقت ہے - کہ امانت فنڈ میں تھوڑا بہت جتنا بھی روپیہ ہو - جمع کرانا اپنے پاس رکھنے یا کسی اور جگہ جمع کرانے سے ہزار درجہ بہتر ہے

اوّل اس لئے کہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرانے سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل کی سعادت حاصل ہو گی - اور حضور کی خوشنودی میسر آئے گی ؛

دوم اس لئے کہ گھر میں روپیہ بے کار پڑا رہنے یا کسی اور کے کام آنے کی بجائے احمدیت کے کام آئے گا ؛ اور اس طرح خدا تعالےٰ کے فضل اور برکت کے حصول کا موجب ہو گا ؛

سوم اس لئے کہ روپیہ اگر ہاتھ میں ہو - تو خرچ ہو جاتا ہے - مگر امانت فنڈ میں ہونے کی وجہ سے کسی ایسی جگہ خرچ کرنے کی نوبت نہ آئے گی - جہاں بعض اوقات محض اس لئے خرچ کر دیا جاتا ہے کہ روپیہ پاس ہے ؛

چہارم اس لئے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر طرح محفوظ رہے گا -

اس کے مقابلہ میں روپیہ جمع کرانے والے کا کچھ بھی خرچ نہ ہو گا حتےٰ کہ روپیہ بھیجنے یا واپس منگانے پر ڈاک خانہ کا محصول بھی ادا نہیں کرنا پڑے گا - کیونکہ امانت کا صیغہ خود ادا کرے گا - علاوہ ازیں ہر امانت کے متعلق انتہائی طور پر رازداری سے کام لیا جائے گا - ان حالات میں بھی اگر احباب امانت رکھانے کی طرف متوجہ نہ ہوں - تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے - کہ یا تو انہیں ان مشکلات کا احساس ہی نہیں جو سلسلہ کو درپیش ہیں - یا پھر ان کا علم رکھتے ہوئے اس رنگ میں بھی امداد کرنے کے لئے تیار نہیں - جس میں ان کا کچھ بھی حرج نہیں ہوتا - اور اس طرح وہ اپنے آپ کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان الفاظ کے مصداق بنا رہے ہیں - کہ :-

" اگر اس مد میں روپیہ جمع نہ ہوا - تو میں یہ نہیں مانوں گا - کہ دوستوں کے پاس روپیہ نہیں - بلکہ یہ سمجھوں گا - کہ اس طرف توجہ نہیں کی گئی "

نظارت بیت المال کو چاہیئے - کہ اس تحریک کا اس وقت تک جو نتیجہ رونما ہوا ہے - اسے اخبار میں شائع کر دے - تاکہ احمدی جماعتوں کے ان نمائندوں کو جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے سامنے یہ اقرار کر کے گئے تھے - وہ اپنے اپنے ہاں جا کر تحریک کریں گے - کہ جس کے پاس روپیہ ہو - وہ امانت کے طور پر صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع کرا دے - انہوں نے کہاں تک اپنا فرض ادا کیا ہے - اس کے ساتھ ہی ایک لاکھ قرضہ کی تحریک کی جو صورت ہو - اُسے بھی ظاہر کرنا چاہیئے -

ہمیں امید ہے - کہ اگر ہر جماعت کے سرگرم کارکن امانت اور قرضہ دونوں تحریکوں کے لئے باقاعدہ جد و جہد کریں - اور ایک ایک احمدی سے مل کر ان تحریکوں میں شمولیت کی طرف توجہ دلائیں - تو کوئی وجہ نہیں - کہ شاندار کامیابی حاصل نہ ہو - ہر جماعت اور ہر حلقہ میں ایسے کارکن تجویز کرنا اور پھر ان سے باقاعدہ کام کی رپورٹ لینا نظارت بیت المال کا کام ہے

احباب جماعت کے اخلاص اور دینی خدمات کے جوش کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں توقع ہے - کہ ان دونوں تحریکوں کو جلد سے جلد کامیاب بنانے کے لئے انتہائی کوشش کریں گے - اور اس وقت تک جو تساہل ہو چکا ہے - اس کی تلافی کر دیں گے - تاکہ جو مشکلات درپیش ہیں - وہ دور ہو سکیں - اور کام عمدگی سے چلایا جا سکے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک تاریخی دستاویز

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نواب ضیاء الدین احمد خان (لوہارو) کا بیان

(از جناب مالک رام صاحب ایم اے دہلی)

چند دن ہوئے میں ابو المعظم نواب سراج الدین احمد خان صاحب سائل کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جناب سائل مدظلہ خاندان (لوہارو) کے چشم و چراغ ہیں۔ اس وقت ان کی عمر ۷۰ برس سے زیادہ ہے۔ چونکہ ان کے والد نواب شہاب الدین احمد خان ثاقب کی وفات عین عنفوان شباب میں ہوگئی تھی۔ اس لئے ان سب بھائی بہنوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت ان کے دادا نواب ضیاء الدین احمد خان کی زیر نگہداشت ہوئی۔ نواب ضیاء الدین احمد خان صاحب مرحوم نہایت فاضل اور علوم مشرقیہ کے باخبر عالم تھے۔ وہ اردو اور فارسی دونوں زبانوں کے نغز گو شاعر بھی تھے۔ اردو میں نیّر اور فارسی میں رخشاں تخلص کرتے تھے۔ مرزا غالب کے نہایت محبوب شاگرد تھے۔ غالب نے زین العابدین خان عارف کا جو مرثیہ لکھا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل شعر میں نیّر سے نواب ضیاء الدین احمد خان ہی کی طرف اشارہ ہے ؎

مجھ سے تمہیں نفرت سہی نیّر سے لڑائی
بچوں کا بھی دیکھا نہ تماشہ کوئی دن اور

ملازم نے باہر کا کمرہ میرے لئے کھول دیا۔ جناب سائل مدظلہ آئے۔ اور فرمانے لگے۔ اندر مہمان ہیں۔ آج ہمیں باہر ہی بیٹھنا پڑے گا۔ میں نے پوچھا "کہیں باہر سے کوئی لوگ آئے ہیں کیا"؟ فرمایا ہاں۔ لیڈی ذو الفقار علی خان صاحبہ اور ان کی بعض عزیز مستورات آئی ہیں۔ لیڈی ذو الفقار علی خان جناب سائل مدظلہ کے بڑے بھائی نواب بہاؤ الدین خان صاحب مرحوم کی صاحبزادی ہیں۔ اب گفتگو کا سلسلہ جو چلا تو مالیر کوٹلہ خاندان مالیر کوٹلہ۔ نواب سر ذو الفقار علی خان صاحب مرحوم اور ان کے چاروں بھائیوں سے ہوتا ہوا نواب محمد علی خان صاحب قبلہ تک پہونچا۔ اور آخر میں وہاں سے گریز ہوکر احمدیت کے متعلق بات چیت ہونے لگی ؞

میں نے جناب سائل مدظلہ سے پوچھا۔ آپ نے حضرت مرزا صاحب کو تو دیکھا ہوگا۔ فرمایا کیوں نہیں۔ نہایت شاندار شخص تھے۔ ان کی دوسری شادی کی تقریب میں جو یہاں دہلی میں ہوئی میں بھی شامل تھا۔ بلکہ زیادہ درست تو یہ ہے۔ کہ میر ناصر نواب مرحوم سے ہماری کچھ دور کی عزیز داری بھی تھی۔ میں نے پھر پوچھا۔ آپ کا ان کے دعاوی کے متعلق کیا خیال ہے۔ فرمایا۔ میرا عقیدہ یہی ہے۔ کہ خاتم النبیین کی رو سے نبوت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوگئی۔ اور اب کوئی نبی نہیں آسکتا۔ میں نے کہا اور آنے والا مسیح۔ "وہ محض ہمارا امام ہوگا۔ نبی نہیں ہوگا۔ میں نے عرض کیا نبی اللہ تو انہیں خود حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہے۔ کہنے لگے میں مباحثہ نہیں کرنا چاہتا۔ اور تم کیا جانو ان باتوں کو۔ بھلا اس کا جواب میں کیا دے سکتا تھا۔ ادب سے چپ ہو رہا ؞

اس کے بعد فرمانے لگے سنہ ۱۸۸۲ء یا سنہ ۱۸۸۳ء کا واقعہ ہے۔ ان دنوں میری عمر ۲۰-۲۱ برس کی ہوگی۔ میری بہن کی شادی ہونے والی تھی۔ نواب صاحب نے مجھ سے فرمایا۔ کہ لدھیانہ جاؤ اور اپنے ماموں جان کو شادی کا بلاوا دے آؤ۔ میں حسب الحکم وہاں گیا۔ ان دنوں براہین احمدیہ کا ہر جگہ چرچا تھا۔ ایک مجلس میں اس کے متعلق جو گفتگو ہوئی۔ تو مجھے اس کے متعلق شوق پیدا ہوا میں نے بازار سے اس کی پہلی جلد منگوائی۔ میں لدھیانہ میں دو ایک روز ہی ٹھہرا۔ اور اس اثنا میں مشکل سے چند صفحے پڑھ سکا۔ مگر جتنا کچھ بھی میں نے پڑھا۔ اس سے میرا اشتیاق اور بھی بڑھ گیا۔ میں نے ملازم سے کہا۔ کہ جاؤ باقی تینوں جلدیں بھی بازار سے خرید لاؤ۔ وہ خالی ہاتھ لوٹا۔ اور کہنے لگا حضور کتاب نہیں ملی۔ دوکاندار کہتا ہے ختم ہوگئی ہے۔ اس پر میں نے ماموں جان سے کہا۔ کہ باقی تینوں جلدیں جس قدر جلد ممکن ہوے کر مجھے دہلی بھجوا دیں۔ اور خود دہلی واپس چلا آیا ؞

دہلی پہونچنے کے چند دن بعد کتاب کا پارسل آگیا۔ نواب صاحب مرحوم کی ڈاک کا تھیلہ علیحدہ ہوتا تھا۔ اور چونکہ کتاب میرے نام انہی کے پتہ سے آئی تھی۔ اس لئے جب ان کے ملازم محمد حسین نے تھیلہ کھولا۔ تو نواب صاحب کی نظر سب سے پہلے اس پارسل پر پڑی۔ پوچھا یہ اتنا بڑا بنڈل کاہے کا ہے۔ محمد حسین نے عرض کی حضور سراج میاں کے نام ہے۔ کہا ذرا کھولو تو اسے یہ کیا ہے۔ اس نے جب کھولا تو براہین احمدیہ کی تینوں جلدیں نکلیں۔ حکم ہوا۔ سراج کو تو بلاؤ۔ میں حاضر خدمت ہوا۔ پوچھا میاں یہ کتاب کیسی ہے۔ میں نے سارا واقعہ بیان کیا۔ تو فرمایا اچھا تو پہلی جلد دیکھ چکے ہو تم؟ میں نے عرض کیا حضور ابھی کچھ حصہ باقی ہے۔ حکم دیا۔ یہ جلدیں تم اپنے کمرے میں اٹھا لے جاؤ۔ اور وہ پہلا حصہ میرے پاس لے آؤ۔ ذرا میں بھی تو دیکھوں یہ کیا چیز ہے۔ میں نے کتاب لا کر حاضر خدمت کردی۔ اگلے دن پھر میری طلبی ہوئی۔ فرمایا وہ باقی تینوں جلدیں بھی لے آؤ۔ میں یہ ساری کتاب دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں نے وہ بھی لا کر پیش کر دیں۔ ہفتہ بھر کے بعد ایک دن فرمایا۔ سراج میں نے وہ کتاب ختم کردی۔ اگر پڑھنا چاہو تو اسے پڑھ لو۔ مگر اس کے بعد اسے میری لائبریری میں رکھ دینا۔ میں نے پوچھا حضور کیسی کتاب ہے؟ فرمایا نہایت اعلےٰ درجہ کی کتاب ہے۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ اس کے مصنف کو یا تو لوگ پاگل کہیں گے۔ یا اس سے اگلی صدی کا مجدد ہوگا ؞

میں نے جناب سائل مدظلہ سے پوچھا۔ پھر آپ نے براہین احمدیہ پڑھی فرمایا ہاں بڑی معرکہ کی کتاب ہے میں نے پھر جرأت کی۔ اور کہا نواب صاحب مرحوم کا قول سچ نکلا۔ آج حضرت مرزا صاحب کے مخالفوں کا ایک طبقہ انہیں پاگل کہتا ہے۔ اور ان کے ماننے والوں میں سے ایک گروہ انہیں مجدد مانتا ہے۔ اور دوسرا نبی۔ آپ کا کیا خیال ہے فرمایا میں انہیں مجدد تسلیم کرتا ہوں۔ اور میں اس میں ان کے مجدد ماننے والے گروہ کی تقلید نہیں کرتا۔ بلکہ وہ ہماری تقلید کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم نے تو اس گروہ کے عالم وجود میں آنے سے پہلے حضرت مرزا صاحب کے مجدد ہونے کا فیصلہ کردیا تھا ؞

اس کے تھوڑی دیر بعد میں واپس چلا آیا۔ سارا راستہ میرا دماغ مختلف خیالات کی جولان گاہ بنا رہا۔ کبھی نواب ضیاء الدین احمد خان صاحب مرحوم کی ژرف نگاہی کا خیال آتا۔ اور کبھی مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کی بے بصری کا۔ کہ آخر ان لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں اتنی مدت رہ کر کیا حاصل کیا۔ محض مجدد تو ان لوگوں نے بھی تسلیم کر لیا۔ جنہوں نے صرف براہین احمدیہ پڑھی۔ اور آپ کے دیکھنے کا انہیں موقعہ نہیں ملا تھا۔ پھر ان حضرات کی ان لوگوں پر فوقیت کیا ہوئی؟

فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی فضیلت کے متعلق ہندو لیڈروں کا اعتراف

(از جناب سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر "نور")

ہندوؤں کی طرف سے عموماً - اور ہندوؤں کے فرقہ آریہ کی طرف سے خصوصاً نہایت شد و مد سے یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ اسلام بزورِ شمشیر پھیلا مگر جب واقعات کی کسوٹی پر ہم اس الزام کو پرکھتے ہیں۔ تو یہ ایک صریح بہتان ثابت ہوتا ہے۔ اگر کوئی مسلمان یہ کہے۔ کہ اسلام بزورِ شمشیر نہیں پھیلا۔ تو ہو سکتا ہے غیروں کی نظر میں اس کی چنداں وقعت نہ ہو۔ مگر جب واقعات اور پھر اس کے ساتھ غیروں کی زبانیں بھی اس امر کا اعتراف کریں۔ کہ اسلام بزورِ شمشیر نہیں۔ بلکہ اپنی سلامت روی اور برکات کے ذریعہ پھیلا۔ تو پھر اس صورت میں ایک متعصب شخص کو بھی اس کا اعتراف کرنا ہی پڑے گا۔ ۲۳ فروری کے "پرتاپ" میں ایک صاحب مسٹر جے۔ ایم۔ بنیرجی کا ایک مضمون بعنوان "ہندو دھرم مردہ ہے" شائع ہوا ہے۔ اس میں یہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "ساٹھ سال پہلے بنگال میں ہندوؤں کی آبادی مسلمانوں کی آبادی سے بہت زیادہ تھی۔ مگر آج ہندو لوگ بنگال کی کل آبادی کا بیالیس فیصدی ہیں"۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ ساٹھ سال کے عرصہ میں بنگال پر کونسا جابر اور قاہر مسلمان بادشاہ چڑھ کر آیا۔ جس نے ہندوؤں کو تلوار کے زور سے اسلام قبول کرنے کے لئے مجبور کیا۔ ماننا پڑیگا کہ اس عرصہ میں نہ صرف یہی کہ کوئی مسلمان بادشاہ بنگال میں وارد نہیں ہوا۔ بلکہ یہ ساٹھ سال کا زمانہ وہ زمانہ ہے جبکہ کیا بلحاظ ثروت۔ کیا بلحاظ اثر و نفوذ۔ اور کیا بلحاظ معاشرت مسلمانوں کی حالت دگرگوں رہی ہے۔ اس انحطاط کے زمانہ میں بنگال میں بغیر کسی تبلیغی جدوجہد کے اسلام کا اس قدر ترقی کر جانا۔ یہ اس بات کی صریح دلیل ہے کہ اسلام ہمیشہ اپنی سلامت روی اپنے فیوض۔ اپنے برکات۔ اور اپنی زبردست روحانی طاقت کی وجہ سے پھیلا۔ اور پھیل رہا ہے۔ یہی صاحب اسی مضمون میں آگے جا کر دوسری جگہ لکھتے ہیں:-

"اگر ہم سارے ہندوستان کی آبادی کے اعداد و شمار پر غور کریں تو ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ جہاں پچاس برس پیشتر ہندو ہندوستان کی کل آبادی کا $\frac{3}{4}$ حصہ تھے۔ وہاں آجکل صرف $\frac{2}{3}$ حصہ رہ گئے ہیں"۔

مقامِ غور ہے۔ کہ جب پچاس سال کے عرصہ میں ہندو بلحاظ ثروت اور بلحاظ تمدن ترقی کی شاہراہ پر قدم زن رہے ہیں۔ مگر مسلمانوں کا معاملہ بالکل اس کے برعکس رہا ہے اس حالت کے باوجود ہندوؤں کا دن بدن کم ہوتے جانا اور مسلمانوں کا دن بدن باوجود انحطاط اور پھر بغیر کسی تبلیغی سعی کے ترقی کرتے جانا اس امر کا بین ثبوت ہے۔ کہ اسلام دوسرے مذاہب کے جذب کرنے کی پوری پوری صلاحیت۔ اور طاقت رکھتا ہے اور وہ بنی نوع انسان کا بہتر ہمدرد اور خیر خواہ ہے۔ اسلام ہی وہ مذہب ہے۔ جو انسان کو انسانیت کا درجہ دیتا ہے۔ کیونکہ اسلام میں کوئی شودر نہیں۔ اور کوئی برہمن نہیں۔ سب بھائی۔ بھائی ہیں۔ جس نے کلمہ طیبہ پڑھا۔ اور اپنی زبان سے مسلمان ہونے کا اعتراف کیا۔ وہ عرفِ عام میں مسلمان کہلائے گا۔ اور اسلامی شریعت میں اس کے وہی حقوق ہوں گے۔ جو ایک قدیمی مسلمان کے ہیں۔ اور پھر اسلام میں وہی معزز ہے۔ جو نیکیوں میں زیادہ بڑھا ہوا ہے۔ مضائقہ نہیں۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ اسلام کی تعلیم ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ۔ یعنی وہی معزز ہے۔ جو پرہیزگاری میں بڑھا ہوا ہو۔ یہ نہیں اکرمکم عند اللہ سیّدکم۔ یا اکرمکم عند اللہ برہمنکم اسی طرح اور بھی اسلام غیر معمولی خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے۔ جو لوگوں کے لئے غیر معمولی کشش کا موجب ہیں:۔

یہ کہنا بہت آسان ہے۔ کہ اسلام بزورِ شمشیر پھیلا۔ مگر قابلِ غور بات یہ ہے۔ کہ شروع میں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کا پیغام مخلوق کو دیا۔ تو اس وقت حضور پُر نور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلے۔ اور بالکل بے یار و مددگار تھے۔ اس وقت کس خار دار شمشیر نے اکھڑ اجڈ۔ اور وحشی عربوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جھکا دیا۔ وہ عرب جو ہندوؤں سے بڑھ کر جمود پسند۔ اور قدامت پرست تھے۔ وہ عرب جو خواب میں بھی کسی کی برتری کو گوارا نہ کر سکتے تھے۔ وہ عرب جو اس وقت نیکی سے اتنے ہی دور تھے جتنا کہ زمین سے آسمان۔ وہ عرب قتل و غارت جن کا معمولی شغل تھا ایسی حالت میں بظاہر ایک بے زر اور بے پر شخص کا کھڑا ہو کر اسلام کا پیغام دینا۔ جبکہ عربوں کے روزمرہ کے مشاغل اسے ایک منٹ کے لئے بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ اسے کس چیز نے عربوں کو تسلیم کرنے کے لئے مجبور کیا۔ اگر میں یہ کہوں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوتِ قدسی نے۔ تو یہ عین مناسب ہوگا۔ مگر متعصب طبائع۔ جو بسا اوقات ایک معقول بات کو بھی ماننے سے گریز کرتی ہیں۔ ان کے لئے اس سے بھی کچھ زیادہ کی ضرورت ہے۔ لہٰذا اس کے لئے میں ایک آریوں کے لیڈر کی ہی گواہی پیش کرتا ہوں:۔

چنانچہ پنڈت رام دیو صاحب گورنر گوروکل کانگڑی و پریذیڈنٹ آریہ پرتی ندی سبھا پنجاب نے نومبر ۱۹۲۱ء میں لالہ لاجپت رائے آنجہانی کی زیر صدارت ایک لیکچر دیا۔ جس کا کچھ اقتباس ۱۰ نومبر ۱۹۲۱ء کے "پرکاش" سے لے کر درج ذیل کیا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"چھٹی صدی میں عرب کی اخلاقی حالت بہت خراب تھی۔ کوئی باشندہ عرب مر جاتا تھا۔ تو اپنی عورتیں بطور ورثہ چھوڑ جاتا تھا۔ جن کے ساتھ بعد میں اس کا بیٹا سوائے اس عورت کے جس کے پیٹ سے وہ پیدا شدہ ہو۔ باقی سب عورتوں کو اپنی بیویاں بنا لیتا تھا۔ عرب قوم میں اتفاق کا نام و نشان تک نہ تھا۔ یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے گلے کاٹا کرتے تھے۔ خیال تھا۔ کہ یہ قوم کبھی اُٹھ نہیں سکتی۔ لیکن دنیا کی تاریخ میں یہ ایک معجزہ ہے۔ کہ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس قوم میں جان ڈال دی۔ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے انہیں سکھایا۔ کہ بُت پرستی چھوڑ دو اور ایک [illegible] کی پوجا کرو۔ حضرت محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے صرف تیس معاون تھے ان کی جاتی (قوم) قریش ان کی سخت دشمن تھی۔ یہاں تک کہ آخر کار انہیں مکہ سے مدینہ جانا پڑا۔ لیکن مدینہ میں بیٹھے ہوئے حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان میں جادو کی بجلی بھر دی۔ وہ بجلی جو انسان کو دیوتا بنا دیتی ہے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے یہ بجلی راجوں مہاراجوں میں نہیں بھری بلکہ عام لوگوں میں یہ غلط ہے۔ کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے۔ اگر مذہب تلوار سے پھیل سکتا ہے۔ تو مجھے کوئی پھیلا کر تو دکھلائے۔ حضرت محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) نے اہل عرب میں کس قسم کا وشواس (یقین) بھر دیا تھا اس کی ایک مثال سنئے۔ ایک غلام کے جو مسلمان ہو چکا تھا۔ اس کا آقا دھوپ میں بٹھا کر اس کی چھاتی پر پتھر رکھ کر پوچھا کرتا تھا۔ کہ بتا تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو چھوڑے گا یا نہیں۔؟ لیکن غلام صاف انکار کر دیتا تھا۔ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر ایک شخص نے تلوار سے حملہ کیا۔ اور پوچھا کہ بتا اب تجھے کون بچائے گا۔ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے کہا کہ میرا اعدا پھر محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) نے وہی تلوار حملہ آور سے چھین کر جب اس پر حملہ کرنا چاہا۔ اور پوچھا کہ بتا اب تمہیں کون بچائے گا۔ تو وہ گڑگڑا گڑگڑا کر کہنے لگا۔ کہ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) آپ ہی بچائیں تو بچائیں۔ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے کہا کہ کمبخت اللہ پر اعتقاد رکھ۔ لیکن اس گری ہوئی عرب قوم کو حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے کس قدر بلندی پر پہونچایا تاریخ اس کی شاہد ہے۔ کہ عربوں نے تمام یورپ کو فتح کر لیا۔ اور اس میں تہذیب پھیلائی"۔

اب پروفیسر رام دیو گورنر گورکل کانگڑی اور پریذیڈنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا کی یہ گواہی کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ جو شخص بھی خالی الذہن ہو کر غور کرے گا۔ وہ اسی نتیجہ پر پہونچے گا کہ اسلام بزور شمشیر نہیں بلکہ اپنی خوبیوں کی وجہ سے پھیلا ہے۔ باوجودیکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قوم قریش سے سخت سے سخت تکالیف اور مصائب پہونچے۔ وہ تکالیف اور مصائب کہ جن کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر اس رحمۃ للعالمین نے کبھی ان سفاکوں اور خون کے پیاسوں کے لئے بد دعا نہیں مانگی۔ بلکہ فرمایا تو یہ اللھم اھد قومی انھم لا یعلمون۔ یعنے اے میرے اللہ میری اس قوم کو ہدایت دے۔ کیونکہ ابھی تک انہوں نے مجھے اور اسلام کو سمجھا ہی نہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی یہ کہدے۔ کہ یہ سب باتیں بے چارگی کی ہیں۔ مگر واقعات اس سے بھی بہت آگے جاتے ہیں۔ جب آپ کا اقتدار ہوا۔ اور وہ گنہگار پابہ زنجیر آپ کے سامنے لائے گئے۔ اس وقت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو کچھ چاہتے انہیں سزا دے سکتے تھے۔ ان کی تیرہ سال کی سفاکیاں کسی تشریح کی محتاج نہ تھیں اور صحابہ کرام خوش تھے۔ کہ اب تیرہ سال کے لگاتار مصائب کے بدلہ لینے کا وقت آیا۔ ایسے حالات میں ان کو جو سزا بھی دی جاتی کم تھی۔ شری رام چندر شری کرشن اور یوشع نبی نے اپنے مخالفین کے ساتھ جو سلوک کیا وہ کوئی پوشیدہ بات نہیں۔ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جانی دشمنوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں بتاؤ اب تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ کفار مکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوئے کریمانہ سے بخوبی واقف تھے۔ دشمنوں نے کہا کہ ہم حضور سے اسی سلوک کے امیدوار ہیں۔ جو رحیم و کریم انسان اپنے دشمنوں سے روا رکھتا ہے۔ اور یا جو سلوک یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کیا تھا۔ اس مجسم رحمت نے اپنے جانی دشمنوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ لا تثریب علیکم الیوم۔ جاؤ تم سب معاف آج کے دن تم پر کوئی مواخذہ نہیں۔

دنیا کی سب مذہبی مجلسی اور ملکی تاریخیں ٹٹول ڈالو۔ کہیں بھی یہ رحمت کی شان نہ پاؤ گے۔ اور اسی رحمت اور اخلاق کریمانہ نے بھی دشمنوں کو حلقہ بگوش بنا دیا تھا۔ ایک متعصب سے متعصب شخص کو بھی واقعات کی موجودگی میں یہ ماننا پڑے گا۔ کہ اسلام یا توبانی اسلام کے اخلاق فاضلہ کی وجہ سے پھیلا اور یا اپنی صداقت سے۔

لالہ کانشی رام صاحب وکیل چیف کورٹ وپردھان آریہ سماج ملتان۔ اپنی کتاب ایشور درشن کے صفحہ ۷۹ پر لکھتے ہیں کہ:۔

"اسلام کی وحدانیت کے سامنے آریہ ورت کی بت پرستی اور شرک نے سر جھکا دیا۔ بت پرستی اور شرک خدا پرستی کی تاب نہ لا سکے۔ آخر ویدک دھرم اور ویدک راج کو اسلام نے مغلوب کر لیا"۔

کیا یہ شہادتیں اس بات کا بیّن ثبوت نہیں ہیں۔ کہ اسلام بزور شمشیر نہیں بلکہ اپنی خوبیوں کے طفیل پھیلا۔ آریہ دوست کب تک اسلام بزور شمشیر پھیلا کی رٹ لگائے جائیں گے۔ اگر انہیں اپنی کتابوں اور ان میں درج شدہ تعلیم کا کچھ بھی علم ہوتا۔ تو یقیناً وہ بجائے اسلام پر یہ بہتان باندھنے کے اپنی ان کتابوں کی سخت گیرانہ تعلیم کی اصلاح کے درپے ہوتے۔

باقی رہا یہ سوال کہ وہ تعلیم کیا ہے؟ میں فی الحال اس کی وضاحت میں نہیں جانا چاہتا۔ صرف بطور نمونہ ایک دو حوالوں پر اکتفا کروں گا ستیارتھ پرکاش صفحہ ۷۴۴ پر لکھا ہے۔ کہ

"ادھرمی خواہ سب سے بڑھ کر صاحب وسیلہ نہائت طاقتور اور صاحب لیاقت بھی ہو۔ تو بھی اس کی بربادی تنزل و تخریب میں لگا رہے۔ یعنے جہاں تک ہو سکے۔ وہاں تک ان کی (ادھرمی لوگوں کی) طاقت کو گھٹائے"۔

اب رہا یہ سوال کہ ستیارتھ پرکاش کے نزدیک ادھرمی کی کیا تعریف ہے اس کے لئے کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں۔ اسی ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۴۷۶ پر یہ لکھا پاتے ہیں۔ کہ

"جو بے رو رعائت و انصاف کے رویہ سے موصوف ایشور کے احکام ویدوں کے خلاف نہیں۔ وہ دھرم اور جو احکام ویدوں کے خلاف ہیں۔ اسے ادھرم کہتے ہیں"۔

مطلب یہ کہ ویدوں کے ماننے والے دھرمی اور نہ ماننے والے ادھرمی۔ ادھرمی لوگوں کے لئے جو یہ کہا گیا ہے۔ کہ خواہ وہ سب سے بڑھ کر صاحب لیاقت بھی ہو۔ تو بھی اس کی بربادی میں لگا رہے۔ اس سے بڑھ کر اور سخت گیرانہ تعلیم کیا ہو سکتی ہے۔ یہ نہیں کہ ادھرمی کسی پر ظلم کرتا ہے۔ یا چوری یا ڈاکہ زنی سے کام لیتا ہے صرف اس کا قصور یہ ہے۔ کہ وہ ویدوں کو تسلیم نہیں کرتا۔ پھر ستیارتھ پرکاش سمولاس تین صفحہ ۵۹ پر درج ہے۔ کہ جو شخص وید اور وید کے مطابق بنائی ہوئی کتابوں (ستیارتھ پرکاش وغیرہ) کی بے وقعتی کرتا ہے۔ اس وید کی برائی کرنے والے منکر کو ذات جماعت اور ملک سے باہر نکال دینا چاہیئے:۔

اب حیرت ہے۔ کہ باوجود ایسی تعلیم رکھتے ہوئے آریہ صاحبان نہائت تیزی سے اسلام پر حملہ آور ہوتے ہوئے یہ کہتے ہیں۔ کہ اسلام بزور تلوار پھیلا۔ اسلام نے اپنے عروج کے وقت میں وہ رواداری دکھلائی۔ جس کی نظیر ملنی قریباً ناممکن ہے۔ ہندوستان میں مسلم بادشاہوں کے وقت میں علاوہ ہندوؤں کو وزارتیں ملنے کے انہیں فوج کا سپہ سالار تک بنایا گیا۔ اس سے بڑھ کر رواداری کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ نہ صرف یہی کہ اسلام نے اپنے عروج کے وقت بہترین رواداری کا ثبوت دیا۔ بلکہ اپنے زمانہ انحطاط میں بھی اس نے اپنی رواداری کی شان کو برقرار رکھا ہے ۱۸۷۷ء میں جب پہلی دفعہ سوامی دیانند لاہور آئے۔ تو ایک ہندو رئیس رتن چند داڑھی والے کے باغ میں ٹھہرے۔ جب مورتی پوجا کا کھنڈن کیا۔ تو انہوں نے اپنے باغ سے نکال دیا۔ پھر برہم سماج میں گئے۔ تو انہوں نے بھی جگہ دینے سے انکار کر دیا۔ مختصر یہ کہ تمام ہندوؤں نے مکان اور جگہ دینے سے انکار کیا۔ ایسے وقت میں لاہور کے مشہور ڈاکٹر خان بہادر رحیم خان نے سوامی دیانند کے لئے اپنی کوٹھی

323

خالی کر دی جس میں سوامی دیانند نے لیکچر دیئے۔ گویا لاہور میں جو پہلی آریہ سماج ۲۴ جون ۱۸۷۷ء میں قائم ہوئی۔ اس کی بنیاد ڈاکٹر رحیم یار خان صاحب کی کوٹھی پر ہی رکھی گئی۔ اس کے بعد جب سوامی موصوف لاہور سے امرتسر گئے تو وہاں کے ہندوؤں نے بھی جگہ دینے سے انکار کر دیا۔ آخر امرتسر کے ایک مسلمان رئیس میاں محمد جان نے اپنی کوٹھی میں سوامی موصوف کو پناہ دی اور ان کی کوٹھی پر ہی ۱۲ اگست ۱۸۷۷ء کو امرت سر میں آریہ سماج قائم ہوئی پھر ۱۸۷۹ء میں جب پنڈت دیانند صاحب بنارس گئے تو وہاں کے ہندوؤں نے ان کی بے حد مخالفت کی تب سر سید مرحوم نے جو ان دنوں بنارس میں جج تھے۔ سوامی موصوف کے لئے اپنا مکان خالی کر دیا۔ اور سوامی صاحب وہاں بے کھٹکے لیکچر اور اپدیش وغیرہ کرتے رہے۔ پھر الوپ شہر میں سوامی دیانند کا جو سب سے بڑا شاستر ارتھ (مباحثہ) ہوا۔ اس کا سب انتظام سید محمد نامی ایک مسلمان افسر نے کیا۔ اور ان کے لئے ہر طرح سہولتیں مہیا کیں۔ غرضیکہ مسلمانوں نے کبھی بھی رواداری اور وسعت قلبی کو نظر انداز نہیں کیا۔ اسلام ایسے بہترین روادار مذہب پر یہ الزام لگانا۔ کہ یہ بزور شمشیر پھیلا ہے۔ یقیناً صداقت کا صریح انکار کرنا اور چاند پر تھوکنا ہے۔ اگر مسلمانوں جیسی رواداری دوسروں میں بھی پیدا ہو سکے تو ہندوستان کے آج ہی بھلے دن آ سکتے ہیں۔

اچھوت اقوام میں تبلیغ

گیانی عباد اللہ صاحب مبلغ اچھوت اقوام کو تبلیغی دورہ پر علاقہ سرگودہا۔ شاہ پور وغیرہ کی طرف بھجوایا گیا ہے جن جماعتوں میں وہ پہنچیں احباب ان سے پوری طرح تعاون فرما کر انہیں ان کے کام میں مناسب امداد پہنچائیں۔ اور جہاں موزوں ہو۔ ان کی تقریروں کا انتظام کریں۔

اچھوت اقوام بھی خدا تعالیٰ کی ایسی ہی مخلوق ہیں جیسے وہ لوگ جنہوں نے انکو اچھوت قرار دے رکھا ہے۔ اور ہمارا فرض ہے کہ پست اقوام کی ہر ممکن امداد کر کے انہیں انسانیت کے مساوی درجہ

([illegible] ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ہنگری کے مستقبل کے متعلق احمدی مجاہد ہنگری کا بیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج ــ نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ وار (المسیح الموعود)

(از سیکرٹری مشن ہائے بیرون ہند تحریک جدید قادیان)

بوڈاپسٹ کے مشہور جریدہ Osero نے یکم فروری ۱۹۳۷ء کی اشاعت میں مجاہد ہنگری چوہدری حاجی احمد ایاز خان بی۔ اے۔ ایل ایل بی کا ایک طویل بیان ان کے فوٹو کیساتھ شایع کیا ہے جسکی وجہ سے ہنگری کے پریس میں مجاہد موصوف اور اسلام کے متعلق مزید نوٹ شایع ہو رہے ہے۔ رسالہ Osero کے چیف ایڈیٹر Istok Laszlo نے ایاز صاحب کے ایک لیکچر "اسلام اور ہنگری" سے متاثر ہو کر ہنگری کے دوبارہ احیاء پر روشنی ڈالنے کی درخواست کی اور احمدی مجاہد کا یہ بیان ایڈیٹر موصوف نے زیر عنوان " میں ہنگری کے دوبارہ احیاء پر یقین رکھتا ہوں "شائع کیا

ہنگری کے باشندے "ماجر" قوم کے ہیں۔ اس لئے ملک ہنگری کو عربی زبان میں "بلاد مجریہ" اور فارسی میں مجرستان کہتے ہیں۔ ایاز صاحب کا بیان جو رسالہ مذکور میں شائع ہوا۔ اس کا ترجمہ حسب ذیل ہے

ہنگری کے کسانوں سے میں نے ایک مرثیہ سنا ہے۔ جس کے یہ الفاظ کہ Az en maggarsagam sundennel keserubb یعنی "میرا ماجر ہونا سب مصائب سے زیادہ کڑوا ہے" بہت ہی دردناک ہیں۔ ان کے حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں نے سوچنا شروع کیا کہ آخر "ماجر" قوم میں سے ہونا اپنے اندر کیا تلخی رکھتا ہے؟ آخر میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ کسی کا "ماجر" ہونا تو اپنی ذات میں کڑوا نہیں۔ ہاں اہل ہنگری کا "قومی مذہب" یا National Creed جو خالص توحید پر مبنی ہے۔ یہ واقعی عیسائی یورپ کے لئے بہت کڑوا ہے۔ یہ قومی دعا جو ہر روز گرجوں سکولوں اور دفتروں میں پڑھی جاتی ہے۔ اور یہ چاروں قومی دعائیں۔ کہ

"Hiszek egy Istenban
[illegible]
Hiszek egy Isteni,
Orok igazsagban,
Hiszek maggar hozag
feltamadasaban"

یعنی میں ایک خدا پر یقین رکھتا ہوں میں ایک وطن پر یقین رکھتا ہوں۔ میں ایک خدا کے ابدی انصاف پر یقین رکھتا ہوں۔ اور میں ہنگری کے دوبارہ احیاء پر یقین رکھتا ہوں۔ دوسری عیسائی اقوام کے لئے اس لئے تلخ ہیں۔ کہ اگر اہل ہنگری "ایک خدا پر ایمان" لے آئیں۔ یعنی توحید کا اعلان کر دیں۔ تو تمام عیسائی یورپ (جو تثلیث کا قائل ہے۔) تیوری چڑھائیگا پھر اگر ہنگری کے محب وطن یہ ٹھان لیں۔ کہ "ہم ایک وطن کے فرزند ہیں"۔ تو وہ حکومتیں جو آج کل ہنگری کے دو تہائی حصہ پر قبضہ کئے بیٹھی ہیں۔ وہ گھبرا اٹھینگی۔ اگر اہل ہنگری "ایک خدا کے ابدی انصاف" کی دہائی دے کر پر امن ذرائع سے اپنے حقوق فاتح قوموں سے طلب کریں۔ تو ایسی فاتح اقوام بُرا منائیں گی۔

موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے احیاء ہنگری کے لئے صرف ایک راستہ ہی ہو سکتا تھا۔ اور وہ یہ کہ اہل ہنگری تورانی نسل سے ہونے کی وجہ سے اپنی مشرقی برادری میں داخل ہو جائیں۔ لیکن ماجر قوم کی بدقسمتی سے یہ راہ بھی مسدود ہے۔ کیونکہ عرصہ ہوا ماجروں نے عیسائی مذہب قبول کر کے تورانی مسلمانوں سے قطع تعلق کر لیا اور یہ طرہ یہ کہ یہی ماجر اپنے مسلمان تورانی بھائیوں کو Pagans کہ کر اُن سے لڑتے رہتے ہیں: آج کل تمام تورانی اقوام اسلام کی عالمگیر برادری میں خوش و خرم ہیں۔ لیکن بیچارے "ماجر" ہنگری کی مختصر چار دیواری میں عیسائی یورپ کے نرغہ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور یہ عیسائی اقوام ان غریبوں کو نفرت اور ناانصافی کے [illegible]

اے برادران ہنگری! اس میں شک نہیں۔ کہ آپ مغرب میں رہتے ہیں لیکن آپ کے دلوں میں سچائی کی تڑپ اور مشرق کی محبت ہونے کی وجہ سے مجھے بھی آپ سے رُوحانی تعلق ہے۔ اور آپ یقین جانیئے۔ کہ جو دعا آپ روزانہ کرتے ہیں وہی دُعا ہر مسلمان کے دل سے نکلتی ہے۔ اور "ایک خدا پر یقین کرنا" اور حب الوطنی کی وجہ سے "اپنے ایک وطن پر یقین کرنا" اور "ایک خدا کے ابدی انصاف" (جزا سزا) اور دوبارہ احیاء (بعث بعد الموت) پر یقین کرنا یہ سب قرآن مجید کے فرمودہ اصول ہیں۔ جن پر ہر مومن ایمان رکھتا ہے۔ اور آپ کی روحانی مماثلت کو مدنظر رکھتے ہوئے میں کہہ سکتا ہوں کہ اے برادران ہنگری! آپ قومی دعا کرتے وقت جو کچھ کہتے ہیں۔ وہ دراصل قرآن مجید ہی کے مقدس الفاظ کا مفہوم ہے۔

لو۔ میں آپ کو بتائے دیتا ہوں۔ کہ "ماجروں کا خدا" اور "مسلمانوں کا خدا" دراصل ایک ہی خدا ہے۔ اور اُسی خدا کی قسم کھا کر مایۂ ناز قومی شاعر Petofi Sandor نے آپ کو یوں مخاطب کیا تھا۔

"A maggarok Istenere
eskuszunk, eskuszunk,
Hogy rabok tovabba
meg nem
leszunk."

یعنی خدائے ماجر کے پرستار ہیں ہم
غلامی سے غیروں کی بیزار ہیں ہم

پس آپ کا اور ہمارا ایک ہی خدا ہے اور ہنگری کے مشہور شاعر Torkos Laszlo نے تو اپنے جذبات [illegible] ہنگری کے اسلامی تاثرات کو کھلے بندوں [illegible] میں ظاہر کیا ہے جس میں وہ لکھتا ہے۔

ہمیں نہ شراب کی ضرورت ہے۔ نہ اچھے کھانوں کی۔ ہمیں نہ آرام کی خواہش ہے۔ نہ سونے کی کانوں کی۔ یہ سب شیطان نے ہمیں بھیلایا۔ جو مغرب میں ہمنے خود کو پایا ہمیں تسکین قلب کی حاجت ہے۔ پردہ بہتر نہیں۔ اور اگر قسمت کے نوشتہ میں کوئی کسر نہیں۔ تو ہمارے ہونٹوں کی دعاؤں اور دل کی سرد آہوں کا یہی نتیجہ ہوگا۔ کہ ہم پھر مشرق کی طرف منہ کرکے ترک مسلمانوں کی طرح ہاتھ باندھ کر اسلام کے مقدس نبی کی آواز پر لبیک کہیں گے۔ اور دوڑ کر اس کے پاس پہنچیں گے۔

پس اگر آج ماجر قوم اپنے مسلمان اور تورانی بھائیوں سے مذہبی اور روحانی اتصال اسلام کے ذریعہ کرلے تو تمام مسلمانوں کی ایک ہی وقت کی دعائیں "ہنگری کے دوبارہ احیاء" اور "شاندار مستقبل" کے خوابوں کو حقیقت سے بدل دینگی۔ اور تب مشرق کا نور اس سرزمین کو منور کرے گا۔ کوئی اہل ہنگری کے روحانی احیاء پر ہرگز شک نہ کرے۔ یورپ کے اخلاقی۔ تمدنی اور مذہبی۔ مطمح نظر میں پہلے سے ہی تبدیلی شروع تھی۔ اور اب تو بلاشبہ ے آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ وا

میں یقین رکھتا ہوں کہ ہنگری کا پھر سورج نکلے گا۔ اور سب تورانی بھائی ایک دوسرے سے گلے ملکر اسلام کی لاثانی اور عالمگیر برادری میں داخل ہونگے۔ زمانہ ماضی میں کسی نے بوڈاپسٹ پر خاص توجہ نہ کی اور ہنگری کے حق میں ناانصافی کی جاتی رہی۔ لیکن زمانہ حال میں ہنگری بھی موقع کی تلاش میں ہے۔ اور زمانہ مستقبل میں (انشاء اللہ) بوڈاپسٹ ضرور مشرقی تمدن اور اسلامی تہذیب کی تمام شعاعیں اپنے اندر جذب کرے گا۔ اور یہی معنے ہیں اس فقرہ کے جو قومی جھنڈا پر کندہ ہے۔ یعنی "Hungary's place under the Sun."

پس ہنگری کے شاندار مستقبل والی پیشگوئیوں کا اسلام کے ساتھ نہایت گہرا تعلق ہے۔ اور اسلام ہی انہیں پورا کرے گا۔ (انشاء اللہ) ہر روز اہل ہنگری عاجزی سے "ہنگری کے دوبارہ احیاء" کیلئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ لو آج سنو! کہ خدا تعالےٰ نے ہنگری والوں کی دعا کو سنکر قبولیت بخشی ہے۔ اور اب اس کا یہ حکم ہے کہ اہل ہنگری اپنے اندر اسلام کی حقیقی روح پیدا کریں اور امن و انصاف کو دنیا میں قائم کرنا اپنا مقصد قرار دیکر پھر ایکدفعہ Talpra Magyar (جاگ جوان) کا گیت گائیں۔

میں خود جب بھی اہل ہنگری کا خیال دل میں لاتا ہوں۔ میری مخلصانہ دعا یہی ہوتی ہے۔ کہ اہل ہنگری کا دوبارہ احیاء ہو۔

پنجاب میں فصل گندم کا دوسرا تخمینہ بابت سال ۳۶-۱۹۳۷ء

۳۵-۱۹۳۴ء سے پہلے پانسال کے اندر پنجاب میں اوسطاً جس قدر رقبہ میں گندم کی کاشت کی گئی وہ برطانوی ہند میں مجموعی رقبہ زیر کاشت گندم کا تقریباً ۲۶٫۵ فیصدی تھا۔

پانسال مختتمہ ۳۵-۱۹۳۴ء کے دوران میں (الف) برطانی ہند اور (ب) پنجاب کے کل رقبہ زیر کاشت گندم سے آبپاش رقبہ زیر کاشت گندم کا تناسب اوسطاً علی الترتیب (الف) ۴۱٫۳ اور (ب) ۵۵٫۶ فیصدی تھا۔

برطانوی اضلاع میں رقبہ زیر کاشت گندم ۹۴۲۸۹۰۰ ایکڑ ہے جو گزشتہ جنوری کے پہلے تخمینہ سے بقدر ۴۰۰۰ ایکڑ زیادہ ہے۔ موجودہ تخمینہ گزشتہ سال کے دوسرے تخمینہ سے بقدر ۶۔ اصل رقبہ سے بقدر ۱۔ اور پانسالہ اوسط سے بقدر ۳ فی صدی زیادہ ہے۔

بعض اضلاع کے خاص حصوں میں ہلکی سی بارش سے قطع نظر جنوری ۱۹۳۷ء کا موسم خشک رہا۔ فروری کے دوسرے اور تیسرے ہفتہ میں بارش بالعموم فوق الاوسط رہی [illegible] درجہ اوسط ۹۶ فیصدی ہے:

احرار لیڈر چوہدری افضل حق وغیرہ کے خلاف مقدمہ

گواہان استغاثہ کے بیانات

(از رپورٹر الفضل)

مقدمہ مندرجہ عنوان میں ۲ رمارچ حسب ذیل بیانات ہوئے:۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کا بیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے قادیان سے باہر تشریف لے جانے پر میں مقامی امیر ہوتا ہوں۔ میں نے یہ مضمون اس کی اشاعت کے معاً بعد پڑھا تھا۔ جامعہ کے طلباء نے خود بھی پڑھا تھا۔ اور میں نے بھی پڑھکر انہیں سنایا تھا۔ اس مضمون میں جماعت احمدیہ کی برگزیدہ ہستیوں پر سخت حملے کئے گئے ہیں۔ پاپائے س۔ ر۔ ش سے مراد میں ہی ہوں۔ کبھی کوئی ایسی میٹنگ نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی ایسی تقریریں ہوئیں۔ یہ بالکل بے بنیاد ہے۔ قادیان میں پرانے احمدیوں کی کوئی خفیہ کمیٹی نہیں۔ جس کی غرض حضرت امام جماعت کے سامنے چودہری صاحب کی سختیوں کو پیش کرنا ہو۔ چودہری صاحب کے خلاف قادیان میں کوئی مخالفانہ جذبہ نہیں۔ چودہری صاحب پر اس مضمون میں جو الزامات لگائے گئے ہیں۔ وہ سب بے بنیاد ہیں۔

بجواب جرح۔ مجھے قادیان کے کسی ایسے شخص کا علم نہیں۔ جو سمجھتا ہو۔ کہ چودہری صاحب اور خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کے انتظامات کی وجہ سے وہ سخت تکلیف میں ہے۔ محمد امین طبعی موت نہیں مرا تھا۔ جب قاضی محمد علی صاحب بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ مجھے یاد نہیں اس وقت ناظر اعلےٰ کون تھا نہ ہی یہ علم ہے کہ جب محمد امین فوت ہوا۔ اس وقت کون تھا۔ میں حبیب الرحمن کابلی کو جانتا ہوں۔ وہ قادیان میں رہا کرتا تھا۔ اب معلوم نہیں وہاں ہے یا نہیں۔

بجواب مکرر جرح۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کیلئے بعض شرائط ہیں۔ وہاں کسی کے دفن ہونیکے متعلق فیصلہ کرنے والوں کو ان شرائط کی پابندی کرنی پڑتی ہے۔ وہ شرائط طبع شدہ ہیں۔ وہاں دفن ہونے کے لئے وصیت ضروری ہے۔ اور قاضی محمد علی صاحب مرحوم نے وصیت کی ہوئی تھی۔

بیان خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال

میں مئی ۱۹۳۳ء سے لیکر اکتوبر ۱۹۳۶ء تک ناظر امور عامہ رہا ہوں۔ جماعت سے اخراج کا سوال اس نظارت امور عامہ سے متعلق ہے ناظر اعلیٰ کا اس سے کوئی تعلق نہیں نہ ہی ایسا معاملہ صدر انجمن احمدیہ میں پیش ہوتا ہے۔ ناظر امور عامہ نے کبھی کسی کو قادیان سے خارج نہیں کیا۔ میں نے مجاہد کا مضمون پڑھا ہے اسمیں جو منشی فرزند علی لکھا ہے۔ اس سے مراد میں ہوں۔ ناظر اعلےٰ کی حیثیت کے لحاظ سے چودہری صاحب کی جماعت میں بڑی پوزیشن ہے۔ ان کی خود غرضی کیوجہ سے میرے علم میں جماعت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ چودہری صاحب نے حضرت امام جماعت احمدیہ کو کبھی غلط رستہ پر نہیں ڈالا۔ اور نہ ہی وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ انکی سختیوں سے تنگ آگر کوئی شخص قادیان چھوڑ کر نہیں چلا گیا۔ انہوں نے یا میں نے سرکاری حکام کیساتھ کوئی سازباز جماعت کے خلاف نہیں کی۔ ع۔ د۔ غ ناظر کے حروف سوائے مولوی عبد المغنی صاحب کے کسی اور کیساتھ مطابقت نہیں رکھتے۔ سوائے شیخ محمد یوسف صاحب کے اور کوئی مترجم قرآن نہیں جسکے ساتھ یہ حروف مطابقت رکھتے ہوں۔ پاپائے [illegible] شاہ سے مراد میں نے مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو سمجھا تھا۔ پاپائے اس لئے کہا گیا ہے۔ کہ وہ معمر ہیں۔ جامعہ احمدیہ کے پرنسپل ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور امام جماعت احمدیہ کے بعد امیر ہوتے ہیں "سلطان القلم شاعر احمدیت ق۔ ک۔ ل" سے میں نے قاضی اکمل صاحب سمجھا تھا۔ کوئی اور شاعر ایسا نہیں جس کے نام میں یہ حروف ہوں۔ وہ عام طور پر اکمل کے نام سے مشہور ہیں۔ قادیان کی آبادی روز بروز بڑھتی ہے۔

بجواب جرح:۔ میں مستقل رہائش کے لئے اپریل ۱۹۳۳ء میں قادیان میں آیا تھا۔ حبیب الرحمٰن کابلی کو میں جانتا ہوں۔ اب وہ قادیان میں نہیں رہتا قریباً اڑھائی سال سے وہاں نہیں دیکھا۔ اس کو جماعت سے خارج کیا گیا تھا۔ شیخ محمد آف احمدیہ سٹور کے جماعت سے اخراج کا مجھے علم نہیں اسماعیل جو ڈاکٹر کہلاتا ہے اسے بھی جماعت سے خارج کیا گیا ہے۔ عبدالمجید مٹھائی فروش اور محفوظ الحق علمی بھی جماعت سے خارج کئے گئے تھے۔ اسماعیل اخراج سے دو سال بعد قادیان میں رہا ہے۔ اور اب کہیں باہر چلا گیا ہے۔ جماعت سے خارج کئے جانے والوں میں سے اکثر کے ساتھ سوشل تعلقات منقطع کر دئے جاتے ہیں۔ کسی شخص کے خارج کئے جانے کی اطلاع امام جماعت احمدیہ کو نہیں دی جاتی۔ بحیثیت ناظر جہاں تک مجھے علم ہے قاضی اکمل صاحب کے خلاف میرے محکمہ نے کوئی تحقیقات نہیں کی۔ مجھے یقینی طور پر علم نہیں۔ کہ قاضی اکمل صاحب کی تنخواہ کم کر دی گئی ہے۔ مستری فضل کریم کا ایک مکان قادیان میں تھا۔ وہ گر گیا۔ مالکان دیہہ نے اس پر قبضہ کر کے اسے انجمن کے حوالہ کر دیا۔ میں نے ایک اشتہار "سکارکنان مباہلہ کی مظلومیت کی حقیقت" شائع کیا تھا۔ ڈ مدعی کو ہدایت کی گئی کہ اس اشتہار کی ایک کاپی شامل مسل کر دے۔ میرے وقت میں کوئی تجارتی معاہدہ مرتب اور شائع نہیں ہوا۔ حبیب الرحمٰن کابلی کو کسی شرارت کی وجہ سے جماعت سے نکالا گیا تھا۔

وہ شرارت اس وقت مجھے یاد نہیں اس کو نکالنے کی ایک وجہ یہ نہ تھی۔ کہ اس نے محمد امین کے سوانح حیات لکھے تھے۔ ناظر اعلیٰ مختلف ناظروں کے لئے پالیسی مقرر نہیں کرتا۔ قادیان میں منافقوں کے وجود کے متعلق امام جماعت احمدیہ نے اپنے خطبات میں ایک سے زیادہ مرتبہ کہا ہے۔ ان کی نقل و حرکت کی نگرانی کے لئے مجھے کوئی ہدایت نہ تھی۔ یہ صحیح نہیں۔ کہ بجٹ کمیٹی میں مجلس مشاورت کے موقعہ پر یہ تحریک پیش ہوئی تھی۔ کہ جو احمدی فوت ہو اس کی جائداد کا ۱/۳ حصہ انجمن کو لازمی طور پر ملنا چاہیئے۔ محمد امین افغان سلسلہ کا مبلغ تھا۔

بجواب مکرر جرح:۔ محفوظ الحق علمی ۱۹۲۴ء میں جماعت سے خارج کیا گیا تھا۔ اخراج کی کارروائی قادیان سے باہر کے احمدیوں میں سے بھی کسی کے لئے اگر ضروری سمجھی جائے تو کی جاتی ہے۔ انہیں ایام میں حکیم فضل الٰہی جو کشمیر میں ہے۔ خارج کیا گیا ہے۔

بیان کیپٹن حضرت مرزا شریف احمد صاحب

میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا بھائی ہوں۔ چودھری فتح محمد صاحب کے خلاف جماعت میں کوئی مخالفانہ جذبہ نہیں۔ میں نے یہ مضمون پڑھا تھا۔ اس میں چودھری صاحب پر عائد کردہ الزامات غلط ہیں۔ جماعت کو ان کی خود غرضی سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ میں نے ان کی خود غرضی کوئی نہیں دیکھی۔ انہوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ کو کبھی غلط رستہ پر لے جانے کی کوشش نہیں کی نہ ہی وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ ان کے کسی فعل کی وجہ سے احمدیوں کا کوئی حصہ قادیان کو چھوڑ کر نہیں گیا۔ انہوں نے اپنی حرکات سے احرار کی کبھی کوئی مدد نہیں کی۔ قادیان میں پرانے احمدیوں کی کوئی خفیہ کمیٹی نہیں۔ چودھری صاحب نے حکام سے سازباز کر کے سلسلہ کو کبھی نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کی۔ قادیان کی آبادی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ چودھری صاحب کی سٹیشن اور محلہ دارالانوار کے مابین قریباً بیس گھماؤں زمین ہے۔ اور وہاں زمین کی قیمت قریباً اڑھائی سو روپیہ کنال ہے

بجواب جرح:۔ میں ٹریٹوریل فوج میں ہوں۔ میں ایک شخص محمد عبداللہ کو جو قادیان کا رہنے والا ہے۔ اور جس نے کچھ عرصہ ایران میں سروس کی ہے جانتا ہوں۔ سنگل کش کے ایڈیٹر پر دعویٰ کرنے کی صورت میں اسے مالی امداد دینے کا میں نے اس سے کوئی وعدہ نہیں کیا تھا۔ چودھری فتح محمد صاحب بعض دفعہ افسروں سے ملتے ہیں۔ میں کنج لال کو نہیں جانتا۔ ایک شخص نے جس کا نام میں نہیں جانتا۔ قصر خلافت کے متعلق ایک دعویٰ کیا تھا۔ کہ اس کے بھائی نے وہ جگہ بغیر اس کی رضامندی کے فروخت کر دی ہے۔

بیان سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور

میں اخبار نور کا ایڈیٹر ہوں۔ میں نے قرآن کریم کا گورمکھی اور ہندی میں ترجمہ کیا ہے۔ میں نے مجاہد کا مضمون پڑھا ہے۔ اس میں "م۔ س۔ ف مترجم قرآن" سے مراد میں ہی ہوں۔ یہ حروف قادیان کے کسی اور مترجم قرآن کے نام میں نہیں ہیں۔ ایسی کوئی میٹنگ مولوی عبدالمغنی صاحب کے مکان پر نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی ایسی تقریریں کی گئیں۔ اس میں جو الزامات لگائے گئے ہیں۔ سب غلط ہیں۔ میرے علم میں پرانے احمدیوں کی کوئی ایسی کمیٹی نہیں جو موجودہ انتظامی ادارہ کے خلاف ہو۔ چودھری صاحب کا مرتبہ جماعت میں بہت بڑا ہے۔ اور آپ بڑی عزت کے مالک ہیں "ع۔ د۔ غ ناظر" میں مولوی عبدالمغنی صاحب کی طرف اشارہ ہے۔ پاپائے "س۔ ر۔ ش" میں مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی طرف اشارہ ہے۔ اور مولوی "ا۔ک۔ل" سے قاضی اکمل صاحب مراد ہیں۔

بجواب جرح:۔ میں قادیان میں گذشتہ ۲۵ برس سے ہوں۔ اور اسی وقت سے ان کو جانتا ہوں۔ ان کے ... کے متعلق مجھے ذاتی طور پر کوئی علم نہیں۔ قاضی اکمل صاحب کی کوئی نظم محمد امین صاحب افغان کی تعریف میں میں نے نہیں پڑھی۔ نہ میری اخبار میں کوئی ایسی نظم چھپی ہے۔ محمد امین صاحب کی نجارا سے واپسی پر ایک پارٹی ان کو دی گئی تھی۔ مجھے یاد نہیں کہ اس میں امام جماعت احمدیہ شامل ہوئے تھے یا نہیں۔ یہ بھی یاد نہیں۔ کہ امام جماعت احمدیہ نے کسی خطبہ میں اس کی کوئی تعریف کی ہو۔ مستری فضل کریم کا ایک مکان قادیان میں تھا۔ جو گر گیا۔ اور اب مالکان کے قبضہ میں ہے۔ مالک امام جماعت احمدیہ اور ان کے بھائی ہیں۔ لیکن اس معاملہ کے متعلق مجھے ذاتی علم کوئی نہیں میں عبداللہ ایرانی کو جانتا ہوں۔ یہ علم نہیں وہ ان دنوں کہاں ہے۔ غرصہ تین سال کا ہوا۔ وہاں دیکھا تھا۔

امرت دھارا کا ۱۶ واں سالانہ جلسہ ورزشیں دکھائی جائینگی

امرت دھارا کے چھتیسویں سالانہ جلسہ کی تقریب میں ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲ مارچ ۱۹۳۷ء کو امرت دھارا بھون میں ہر روز شام کو ۶ بجے صحت و طاقت بڑھانے والی ورزشیں دکھلائی اور سکھلائی جاویں گی اور ویسے ہی لیکچر ہونگے جس کا پروگرام علیحدہ چھپایا گیا ہے۔ اس موقعہ پر حسب معمول جسمانی کرتب دکھلا کر پبلک کو محظوظ کرنے والے اصحاب کو بھی موقعہ دیا جاوے گا۔ اور ایسے اصحاب کی انعامات و تمغہ جات سے حوصلہ افزائی بھی کی جائے گی۔ جو بھائی اپنے کرتب دکھانے کا شوق رکھتے ہوں وہ ۹ مارچ ۱۹۳۷ء سے پہلے مل کر نام درج کرا لیں۔ بلا اطلاع اسی وقت جو صاحب تشریف لے آتے ہیں ان کو پھر موقعہ نہ ملنے سے ان کی دل شکنی ہوتی ہے۔ اس اعلان کو پڑھنے والے اصحاب کو اگر کسی ایسے شخص کا پتہ ہو تو اس کو براہ مہربانی خبر کر دیں۔ سیکرٹری امرت دھارا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منسوخی وصایا

چونکہ مہر دین قلعی گر ساکن چونڈہ اور میاں محمد الدین عرف مہندا ساربان قادیان نے چھ ماہ سے زیادہ عرصہ سے حصہ آمد ادا نہیں کیا۔ اس لئے ان کی وصایا منسوخ کر دی گئی ہیں۔ حصہ آمد کے موصیوں کو خبردار رہنا چاہیئے۔ اب یہ قاعدہ ہے۔ کہ جس موصی کی طرف سے چھ ماہ تک حصہ آمد نہ آئے۔ اس کی وصیت منسوخ کر دی جائے۔

سکرٹری مقبرہ بہشتی

موٹر ڈرائیور

ایک احمدی موٹر ڈرائیور۔ کہیں M.T.O میں یا کسی لڑکیوں کے مدرسہ میں یا کسی احمدی کے پاس ملازمت کا خواہش مند ہے۔

مفتی محمد صادق

ضرورت رشتہ

میرے ایک دوست جو کہ خدا کے فضل سے مولوی فاضل تک تعلیم یافتہ ہیں تندرست ہیں۔ پہلے گورنمنٹ ملازم رہ چکے ہیں۔ مگر اب پہلے تحریک جدید کے ماتحت پھر اب دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے علاقہ سرگودہا میں مبلغ مقرر ہیں۔ خاندانی لحاظ سے بھی معزز زمیندار خاندان کے ہیں۔ ان کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ انکی عمر ۳۵ سال کے قریب ہے۔ لڑکی شریف اور جوان اور قدرے خواندہ ہو۔ ذات کی تمیز نہیں ہے البتہ مخلص احمدی خاندان سے ہو۔ ضلع سرگودہا اور گجرات کو ترجیح دی جائیگی۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر فرمائیں۔ محمد حیات پدرس علاپور سکرٹری انجمن ادر رحمان [illegible] تحصیل

گھوڑی کی تلاش

خاکسار کی ایک گھوڑی مع بچھیرا موضع جو دال ضلع گجرات سے قریباً تین چار ہفتہ سے چوری ہو گئی ہے۔ اگر کوئی دوست کسی جگہ مندرجہ ذیل حلیہ کی گھوڑی پائیں تو اطلاع بخشیں۔ گھوڑی کا حلیہ یہ ہے

(الف) قد پورا۔ رنگ بادامی کی۔ دم اور ایال اور آنکھیں سیاہ۔ ماتھے پر سفید بندی۔ دونوں نتھنوں کے درمیان دم کے اوپر داغ عمر ۹ سال عمدہ گھوڑی ہے (ب) گھوڑی کا بچھیرا۔ پورا رنگ کلہ سفیدی مائل۔ دم اور ایال مع آنکھیں سیاہ۔ پاؤں سوائے اگلے بائیں پاؤں کے باقی تینوں سم سفید۔ عمر ۹ ماہ مندرجہ بالا حلیہ کی گھوڑی مع بچھیرا کوئی دوست پائے تو اطلاع بخشے۔ تحصیل پھالیہ اور گجرات کے دوست خاص طور پر خیال رکھیں۔

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے۔ جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ اور اگر پایا۔ تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آ جاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیئے۔ قیمت ڈھائی روپیہ (عہ)

نوٹ:۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ**

مفرح یاقوتی

شادی ہو گئی۔ یہ مرد عورت کے لئے تریاق نہایت تفریح بخش آپ جو چیز چاہتے ہیں دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ وہ یہ ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے دیکھیئے۔ اور لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے یہ ایک اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت خوبصورت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا۔ عنبر۔ موتی۔ کستوری۔ جدوار۔ حجر الیہود اصیل۔ یاقوت۔ مرجان۔ کہربا۔ زعفران۔ ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس عرق اور کیمیات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اسکے ہندوستان کے رؤسا امراء اور معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اسکے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔

مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات اور مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ **پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ** [illegible] کی تور اک

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

کٹ پیس کے اکسٹرا سپیشل بنڈل

عجیب بالکل کم سرمایہ سے کٹ پیس کی تجارت کریں لوگ بھی

صاحبان! ہم نے آپ کو جھوٹے اشتہار بازوں کے دھوکہ سے بچانے کی غرض سے نہایت محنت و کوشش سے اپنا آدمی مانچسٹر اور جاپان بھیجکر کٹ پیس کے اعلیٰ بنڈل منگوائیں۔ جن میں آج کل کے فیشن کے مطابق ہر قسم کا مال یعنی کریپ سلکی پھولدار یا پلین عمدہ مور وکین اعلےٰ۔ جارجٹ سلکی پھولدار اور فینسی ہر قسم ساٹن سلکی اعلیٰ ہر قسم وائل پھولدار اور جفر عمدہ ڈیزائن کے علاوہ چھینٹ پھولدار و سفید ململ وغیرہ وغیرہ خود مناسب طریق پر بڑے بڑے ٹکڑے ڈلوا کر جو کہ یقیناً آپکو پسند ہونگے۔ نہایت ہی واجب نرخوں پر فروخت کرنے کا انتظام کر لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری سچائی کو مدنظر رکھتے ہوتے فرمائشوں کی بھرمار شروع ہو گئی ہے۔ اس لئے جلدی کریں۔ ورنہ بعد میں دوسرے مال کا انتظار کرنا پڑے گا۔

نرخ۔ اکسٹرا سپیشل بنڈل در-/۴۵ پینتالیس روپیہ فی بنڈل۔ سپیشل بنڈل در-/۳۸ اڑتیس روپیہ فی بنڈل۔ درجہ اول در-/۲۸ اٹھائیس روپیہ فی بنڈل۔ درجہ دوم-/۲۵ پچیس روپیہ فی بنڈل۔ ہر ایک بنڈل کا مال ۲۰ بیس پونڈ ہوگا۔ لمبائی ایک گز سے چھ گز ہو گی آزمائش شرط ہے۔ نئے بیوپاریوں صاحبانوں کے لئے آرڈر کے ہمراہ پچیس روپیہ-/۲۵ فیصدی پیشگی آنا لازمی ہے۔ کل قیمت پیشگی آنے پر بلٹی بنوائی و پیکنگ خرچ معاف ہوگا۔ نوٹ:۔ اکسٹرا سپیشل بنڈل در پینتالیس روپیہ-/۴۵ فی بنڈل کے اندر تمام کٹ پیس فسٹ کوالٹی ہوگی۔ نوٹ:۔ غلط ثابت ہونے پر قیمت واپس ہوگی۔ اگر اب بھی آپ آرڈر نہ دیں تو سمجھیں۔ کہ خوش قسمتی آپکا ساتھ نہیں دیتی۔ جواب کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا لازمی ہے۔ المشتہر منیجر دی رائل ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس کراچی نمبر ۲

THE ROYAL WHOLESALE CUT PIECE MERCHANTS Karachi

325

حقائق و معارف کے لحاظ سے بیش بہا مگر قیمت کے لحاظ سے بیحد ارزاں کتابیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے

جلسہ سالانہ پر شائع کی تھیں۔ اب تھوڑی تعداد میں باقی رہ گئی ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ انہیں جلد سے جلد خرید لیں۔ ورنہ بعد میں یہ کسی قیمت پر بھی نہ مل سکیں گی بلکہ مجلس مشاورت پر تشریف لانے والے دوستوں کی معرفت اگر منگوائی جائیں۔ تو محصولڈاک بھی بچ سکتا ہے۔ اور جس جگہ سے کوئی نہ آسکے وہاں کے دوست مل کر اکٹھا آرڈر بھیجیں۔ تاکہ کتابیں بذریعہ ریلوے بھیجی جائیں۔ اس طرح بھی محصولڈاک کی کافی بچت ہو سکتی ہے۔ چونکہ کتابیں تھوڑی تعداد میں باقی ہیں۔ اس لئے انہی کے آرڈروں کی تعمیل ہو سکے گی۔ جو پہلے آئینگے۔

بیس۲۰ نادر کتابوں کا سیٹ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیس۲۰ نادر و نایاب کتابیں جو سالہا سال سے ختم اور کمیاب تھیں۔ چھپ گئی ہیں۔ ان کا سائز بڑا کاغذ اچھا۔ لکھائی خوشخط۔ چھپائی اعلےٰ۔ ٹائیٹل دیدہ زیب حجم ایک ہزار صفحہ مگر باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ اور قسم اعلےٰ کی قیمت اڑھائی روپیہ (عہ۲)

اس سیٹ میں مندرجہ ذیل کتابیں شامل ہیں

۱۔ اتمام الحجۃ ۲۔ اربعین ۳۔ ضرورۃ الامام
۴۔ سراج منیر ۵۔ استفتاء اردو ۶۔ ایک غلطی کا ازالہ
۷۔ تحفہ ندوہ ۸ پیغام صلح ۹ نسیم دعوت
۱۰۔ آریہ دھرم ۱۱۔ ضیاء الحق ۱۲۔ چشمہ مسیحی
۱۳۔ حجۃ اللہ ۱۴۔ کشف الغطاء ۱۵۔ الانذار
۱۶۔ ریویو مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی ۱۷۔ تجلیات الہیہ
۱۸ احمدی اور غیر احمدی میں فرق ۱۹۔ حقیقۃ المہدی
۲۰۔ الندا ء من وحی السماء

ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ

اس میں حضور انور کے ملفوظات سلسلہ کے مختلف اخبارات و رسائل سے جمع کئے گئے ہیں۔ جو پڑھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ امید ہے کہ دوست اس نادر اور بیش بہا حقائق و معارف کے ذخیرہ کو ضرور خریدینگے۔ اور خاطر خواہ فائدہ اٹھائینگے۔ سائز بڑا کاغذ اچھا۔ لکھائی چھپائی عمدہ تعداد صفحات ۴۶۰ مگر قیمت صرف ۱۲؍ مجلد کی عہ؍ قسم اول کی قیمت عہ مجلد کی ؁

تحقیق جدید متعلقہ قبر مسیحؑ

مصنفہ حضرت قبلہ مفتی محمد صادق صاحب

حضرت مفتی صاحب نے کئی سال کی محنت تلاش اور تحقیق کے بعد ملک کے دور دراز علاقوں کا سفر کرنے اور سینکڑوں کتابیں پڑھنے کے بعد حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی قبر کے متعلق یہ بھی ایک نہایت ہی محققانہ کتاب "تحقیق جدید متعلقہ قبر مسیح" لکھی ہے۔ جو ہر ایک علم دوست اور حق پسند شخص کو پڑھنی چاہیئے۔ اگر احباب جماعت اپنے ہاں کے سمجھدار سلیم الطبع اور علم دوست غیر احمدیوں کو یہ تحفہ دیں۔ تو انشاء اللہ تبلیغ کیلئے نہایت مفید اور مؤثر ثابت ہوگی۔ اسمیں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور آپ کی والدہ اور حواریوں کا ہندوستان میں آنا۔ اور اہل کشمیر کا بنی اسرائیل ہونا کشمیری زبان اور عبرانی زبان کا تطابق پرانی عمارتوں۔ پرانی دستاویزوں پرانی روایتوں اور پرانی کتابوں کی شہادتوں سے روز روشن کی طرح ثابت کیا گیا ہے۔ نیز زمانہ حال کے بھی بہت سے یورپین محققین کی شہادتیں جمع کی گئی ہیں۔ مزید براں ۵ عدد عکسی فوٹو بھی لگائے گئے ہیں۔ جس نے کتاب کی خوبصورتی کو اور بھی مزین کر دیا ہے۔ ۱۵ عدد فوٹو۔ کاغذ عمدہ۔ لکھائی چھپائی اعلےٰ حجم ۱۸۰ صفحہ کے باوجود قیمت قسم اول بغیر جلد ۸؍ اور مجلد ۱۰؍ قسم دوم بغیر جلد ۶؍ اور مجلد ۷؍ توقع ہے کہ احمدی دوست اس نادر اور بہترین کتاب کے متعدد نسخے خرید کر اپنے ہاں کے غیر احمدی دوستوں کو تحفۃً دینگے۔ اور خود بھی پڑھیں گے۔ اور فائدہ اٹھائیں گے۔

ذکر حبیب علیہ السلام

یہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی نہایت ہی لطیف اور پاکیزہ تالیف ہے۔ اس میں آپ نے اپنے محبوب آقا کے چشمدید حالات رقم فرمائے ہیں۔ یہی نہیں۔ بلکہ حضور کے بعض نادر خطوط۔ مقولے۔ تقریریں۔ نصائح اور ملفوظات بھی جمع کئے ہیں۔ ان کے علاوہ ان مختلف قسم کی سواریوں۔ مکانوں۔ کمروں۔ منبر وغیرہ کے فوٹو بھی دئے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے استعمال میں آتے رہے۔ الغرض یہ گوناگوں دلچسپیوں کا مجموعہ اس قابل ہے کہ دوست خریدیں۔ خود بھی پڑھیں اپنے اہل و عیال کو بھی پڑھائیں جس سے ان کا تزکیہ نفس ہوگا۔ روح کو تسلی و سکینت حاصل ہوگی۔ اور ذکر حبیب پڑھ کر وصل حبیب کا لطف بھی آئیگا۔ سائز بڑا۔ حجم ساڑھے چار سو صفحہ۔ کاغذ لکھائی۔ چھپائی عمدہ۔ ۶ عدد فوٹو۔ مگر قیمت صرف ۱۴؍ مجلد عہ؍ قیمت قسم اول ؁ مجلد ؁

خاکسار منیجر بکڈپو تالیف و اشاعت۔ قادیان۔ پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخوپورہ ۲؍مارچ۔ کل چوہڑکانہ اور خانقاہ ڈوگراں میں روئی کے کارخانوں میں آگ لگ گئی۔ آگ بجھانے کے لئے اہل شہر پولیس اور سرمزدوروں نے بڑی جانفشانی سے کام کیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ چوہڑکانہ کے کارخانہ کی عمارت آگ سے محفوظ ہے۔ کیونکہ روئی جس کو آگ لگی باہر احاطے میں تھی مگر خانقاہ ڈوگراں میں کارخانے کی عمارت محفوظ نہیں۔ اور یہاں بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔

کلکتہ ۲؍مارچ۔ آج مذاہب کی پارلیمنٹ کا افتتاح نہایت تزک و احتشام سے ہوا۔ اجلاس میں کرنل ادر سر ینگ ہسبنڈ برگ بھی خلاف توقع شریک ہوئے۔ نمائندوں میں ایران عراق تبت۔ برما۔ چین۔ پولینڈ۔ ہالینڈ۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ جنوبی افریقہ اور برطانیہ کے نمائندے بھی شامل ہیں سر فرانسس ینگ ہسبنڈ کا گرمجوشی سے استقبال کیا گیا۔ اور لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند۔ سر جان اینڈرسن گورنر بنگال اور دیگر شخصیتوں کے پیغامات پڑھے گئے۔

لنڈن ۲؍مارچ۔ اس اطلاع کی تصدیق ہوگئی ہے۔ کہ مسٹر بالڈون اور مسٹر ریمزے میکڈانلڈ ملک معظم کے جشن تاجپوشی کے بعد ریٹائر ہو جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے۔ لارڈ ہیلی فیکس (لارڈ ارون) بھی ان کے ساتھ ریٹائر ہو جائیں گے مسٹر میکڈانلڈ کو ان کی خدمات کی قدردانی کے طور پر ارل بنا دیا جائیگا

نئی دہلی ۲؍مارچ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے ہندوستان کی بڑی بندرگاہوں کلکتہ۔ بمبئی اور مدراس کا نظم و نسق براہ راست حکومت ہند کے ماتحت ہوگا اور اب صوبائی حکومتیں مرکزی حکومت کے ایجنٹ کے طور پر ان بندرگاہوں کا انتظام نہ کریں گی۔

نئی دہلی ۲؍مارچ۔ آج اسمبلی میں بجٹ پر بحث ہوئی۔ بحث کا آغاز سر لیزلی ہڈسن نے کیا۔ اور کہا۔ کہ یورپین گروپ کھانڈ اور چاندی پر اضافہ محصول کی تائید کرتا ہے۔ سر یامین خان نے فنانس ممبر کو بجٹ کے متعلق مبارکباد دی۔ مگر کھانڈ پر محصول بڑھانے کی تجویز کی مخالفت کی۔ اسی طرح ڈاکٹر بنیرجی نے بھی کھانڈ پر محصول بڑھانے کی شدید مخالفت کی۔ مسٹر کیلاش بہاری لال نے حکومت کی پالیسی کی مذمت کی اور بجٹ کی پیش کردہ تجاویز پر شدید اعتراضات کیے

لنڈن ۲؍مارچ۔ نیروبی کی ایک اطلاع ہے۔ کہ سر آغا خان کو مشرقی افریقہ کی اسمٰعیلی جماعت نے سونے سے تولا۔ سر موصوف کا وزن ۳۰ ہزار پونڈ تھا۔ یہ رقم اسمٰعیلی جماعت کی اجتماعی ترقی و اصلاح کے کاموں کے لئے وقف کر دی گئی ہے۔

ڈیرہ دون یکم مارچ۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ۲۶؍فروری کو اس جگہ پانچ چھ گھنٹہ تک شدید طوفان جاری رہا اور سخت ژالہ باری ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ اولے انڈوں کے برابر تھے۔

گجرات یکم مارچ۔ گجرات سے ۵ میل کے فاصلے پر واقع موضع بھاگووال سے ہولناک ہندو مسلم فساد کی ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس میں ۲ آدمی ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔ فساد گائے کے گوشت کے سلسلہ میں رونما ہوا

امرتسر ۲؍مارچ۔ چند دن ہوئے احرار کے جنرل سکرٹری مسٹر مظہر علی نے مولوی ظفر علی خان کو مخاطب کرتے ہوئے اعلان کیا تھا۔ کہ انہوں نے مولانا ابوالکلام آزاد اور مفتی کفایت اللہ کی ثالثی کو منظور کر لیا ہے اس کے جواب میں کاہر یڈ محمد حسین صاحب نے اعلان شائع کیا ہے۔ کہ "اگر مولوی مظہر علی میں جرأت ایمانی ہے تو میرے مقابلہ میں آئیں۔ کیونکہ ان کے خطوط کے متعلق تمام ذمہ داریاں مجھ پر عاید ہوتی ہیں۔ اس معاملہ سے مولوی ظفر علی خان کا کیا تعلق ہے۔ کہ انہیں مخاطب کیا جاتا ہے۔ میں آج اس تحریر کے ذریعہ آپ کو پھر چیلنج کرتا ہوں کہ وہ میرے سابقہ بیانات کے مطابق ثالثوں اور سرکاری ماہر تحریرات سے فیصلہ کرائیں۔ یا اپنے اشتہار کے مطابق اپنے بیان پر قائم رہیں۔ اور مجھ پر فوراً دعوٰی دائر کریں۔ تاکہ اس عدالت سے آپ کے خطوط کی حقیقت پر مہر تصدیق ثبت ہو جائے۔ جس کے دامن میں پناہ لینے کا آپ اپنے اشتہار میں اعلان کر چکے ہیں۔"

لدما ۲؍مارچ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ فلسطائی گرانڈ کونسل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مسلح فوجوں میں کافی زیادتی کی جائے۔ اس کے علاوہ یہ فیصلہ بھی ہوا۔ کہ قوم کے ان تمام افراد کو جو فوجی خدمات بجا لانے کے قابل ہیں۔ اور جن کی عمر ۱۸ سال سے لیکر ۵۵ سال تک ہے۔ فوج میں بھرتی کیا جائے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ وہاں جبری بھرتی شروع ہو جائیگی۔

برلن ۲؍مارچ۔ لنڈن آنے سے پیشتر ہر فان ربن ٹراپ سفیر جرمنی متعینہ لنڈن نے ایک تقریر کے دوران میں نوآبادیوں کی واپسی کے متعلق نہایت پرجوش مطالبہ کیا۔ اور کہا۔ کہ جہاں بعض ممالک میں دودھ اور شہد تک کی کثرت ہے۔ وہاں دوسرے ممالک صرف ضروریات زندگی کے لیئے ترس رہے ہیں۔

امرتسر ۲؍مارچ۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۲ آنے ۶ پائی سے ۳ روپے ۵ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۲ آنے ۳ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۲ آنے سے ۸ روپے تک۔ روئی ۵ روپے ۸ آنے سونا دیسی ۳۶ روپے ۱ آنہ ۶ پائی اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ۴ آنے ہے۔

لاہور ۲؍مارچ۔ اگرچہ پنجاب میں وزارتوں کے متعلق یکم اپریل ۱۹۳۷ء تک کوئی رسمی اعلان نہیں ہوگا۔ لیکن یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے۔ کہ گورنر پنجاب نے سردار سکندر حیات خان سے مشورہ کے بعد مندرجہ ذیل ممبروں کو وزیر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آنریبل سردار سکندر حیات خان۔ سردار بہادر سر سندر سنگھ مجیٹھیہ آنریبل راؤ بہادر چوہدری چھوٹو رام۔ میجر ملک خضر حیات خان ٹوانہ۔ مسٹر منوہر لال بیرسٹر ایٹ لا۔ میاں عبدالحی ایڈووکیٹ

لاہور ۲؍مارچ سر سکندر حیات خان نے ایک اعلان شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ نئے آئین میں پنجاب کی پہلی وزارت کے ارکان کا اعلان ہو گیا ہے۔ اس بارے میں اخبارات میں حکومت کی طرف سے ایک کمیونیک بھی شائع کیا جا رہا ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ میری طرح پبلک کے لئے بھی یہ امر موجب اطمینان ہوگا۔ کہ مشترکہ ذمہ داری کے تقاضا کے مطابق وزارت میں صوبہ کی تینوں بڑی اقوام کی نمائندگی حاصل کرنا ممکن ہو گیا ہے۔

لنڈن ۲؍مارچ۔ سفارتخانہ متعینہ لنڈن کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ سابق شاہ حبشہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ملک معظم کی تاجپوشی کی تقریب میں ان کے سب سے بڑے لڑکے ان کی نمائندگی کریں گے

لاہور ۲؍مارچ۔ مسٹر ایس پرتاپ ڈپٹی کمشنر کی جگہ جو رخصت پر ولایت جا رہے ہیں۔ مسٹر ایس۔ سی بورن آئی سی۔ ایس کو لاہور کا ڈپٹی کمشنر مقرر کیا گیا ہے

پشاور ۲؍مارچ۔ سر جارج کننگھم نے صوبہ سرحد کی گورنری کا چارج لے لیا ہے اور سابق گورنر سر رلیف گرفتھ پشاور سے روانہ ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۲؍مارچ وزارت مستعمرات کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ صوبہ عدن کو یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے درجہ مستعمرات دیا جائیگا۔ اور اسی تاریخ سے سر برنارڈ باڈن ریلے کو جو عدن میں ۱۹۳۲ء سے چیف کمشنر کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ گورنر اور کمانڈر انچیف مقرر کیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی